میر احمد نویدؔ

میں بولتی کتاب ہُوں لوگوں کے درمیاں
سنگِ حرم کہ خشتِ کلیسا نہیں ہُوں میں

وہ محکم و متشابہ ہے میرا سارا کلام
کسی کو ہے یہ صحیفہ کسی کو ردّی ہے

لوحِ محفوظ کا آہنگِ نوا بولتا ہے
سن سکو تو مِرے لہجے میں خدا بولتا ہے

میر احمد نویدؔ

☆

☆اللہ تمہیں اپنے جیسا بنانے کے لیے تم جیسا بن کے اِس دنیا میں آیا ہے۔
☆جب تمہارے اندر سے تمہاری ''میں'' فنا ہو جاتی ہے تب تمہارے اندر سے ''تُو'' یعنی (وہ) ''مَیں'' بقا بن کر بولنے لگتا ہے۔
☆میں خالق ہوں میں نے اپنی تخلیق سے اپنے خالق ہونے کو خود خلق کیا ہے میں نہ کسی اور سے خلق ہُوا ہوں نہ میں نے کسی اور کو خلق کیا ہے یعنی تمہارے سمجھنے کے لئے میں اُس حرارت (Energy) کے مانند ہوں جسے نہ پیدا کیا جاسکتا ہے نہ فنا کیا جاسکتا ہے

☆میں نہ ایک (۱) ہوں نہ ''ہے'' ہوں۔
☆''ھَا'' میری تنہائی ہے جبکہ ''ھُوَ'' میری یکتائی ہے۔

☆میں نے ایک (۱) ''میں'' کی پہچان کرانے کے لئے ایک کو دو (۲) ''ہم'' میں تقسیم کیا ہے۔
☆تم جسے اناالحق سمجھتے ہو وہ حق میں ہی ہوں۔
☆ (اناالحق) یقین کی کسی بھی منزل پر جو دو دن سے زیادہ قیام کر لے وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔

☆ (اناالحق) ''میں'' حق ''ہوں'' حق تم میں اُسی وقت قائم ہوتا ہے جب تمہارے اندر سے حق قائم ہونے سے پہلے ''میں'' اور حق قائم ہونے کے بعد ''ہوں'' نکل جاتے ہیں۔

☆ میں ہی وہ عہد ہوں جو ظالموں تک نہیں پہنچ سکتا۔

☆ میرا حضور اور میرا غیاب سانسوں کے جاری ہونے یا رُک جانے سے بہت بلند ہے یعنی نہ میرا حضور پیدا ہوتا ہے نہ میرا غیاب مرتا ہے۔

☆ میرا غیب ایک شدید حضور ہے جبکہ میرا حضور ایک شدید غیب۔

☆ دو غیبوں کے درمیان (اوّل و آخر) جو موجود (دلیل) کا انکار کردیتا ہے اس کا وجود ہمیشہ سے ہمیشہ کیلئے غائب ہو جاتا ہے جبکہ دو غیبوں کے درمیان (اوّل و آخر) جو موجود (دلیل) کا اقرار کرلیتا ہے اس کا وجود ہمیشہ سے ہمیشہ کیلئے حاضر ہو جاتا ہے۔

☆ میں تمہیں بلاتا ہوں اُس مَوت کی طرف جو زندگی ہے اور تمہیں ڈراتا ہوں اُس زندگی سے جو مَوت ہے۔

☆ میں وہ آئینہ ہوں جو تمہیں اپنے سامنے نہیں بلکہ تمہیں تمہارے سامنے برہنہ کرتا ہے۔

☆ میری بات (امر) کو حق سمجھتے ہوئے اُسے قبول کرنا ہی خیر (حق) طہارت ہے جبکہ میری بات (امر) کو حق سمجھتے ہوئے بھی اُسے قبول نہ کرنا

ہی شر (باطل) نجاست ہے۔

☆ خبیث میری بات (امر) سے لاجواب ہوتا ہے جبکہ شریف مطمئن۔

☆ اے ناعاقبت اندیشو! تم نے پہلے جس کا انتظار کیا اور پھر جس کا انکار کیا اور پھر جس کا انتظار کیا وہ مَیں ہی ہوں جاؤ تمہارے نصیب میں ازل سے ابد تک پہلے انتظار اور پھر انکار اور پھر انتظار ہی لکھا ہے۔ جبکہ میں ہمیشہ سے تھا ہمیشہ سے ہوں اور ہمیشہ رہوں گا

☆ میری ذات کا وہ سِرا جو مجاز ہے اُسے اندھا بھی دیکھ سکتا ہے مگر مری ذات کا وہ سرا جو حقیقت ہے اُسے آنکھ والا بھی نہیں دیکھ سکتا۔

☆ تم بے نیاز ہو کر کہیں اُسی سے بے نیاز نہ ہو جانا جس نے تمہیں بے نیاز کیا ہے۔

☆ نہ مَیں اپنی تعریف سے خوش ہوتا ہوں نہ اپنی برائی سے آزردہ البتہ میرے حاسدین میری تعریف سے ناخوش اور میری برائی سے خوش ہوتے ہیں جبکہ میرے محبّین میری تعریف کرنے والوں پر سلامتی بھیجتے ہیں اور میری برائی کرنے والوں پر لعنت۔

☆ میں شریف کی شرافت میں (مودّت عطا کر کے) اضافہ کرتا ہی چلا جاتا ہوں تا وقتیکہ وہ اپنے گناہوں پر شرمندہ ہو کر راہِ راست (حق) پر نہ آ جائے جبکہ میں خبیث کی خباثت میں (حسد میں مبتلا کر کے) اضافہ کرتا ہی چلا جاتا ہوں تا وقتیکہ وہ اپنی نیکیوں پر متکبّر ہو کر گمراہ (باطل) نہ ہو جائے۔

☆ حق تمہارے سامنے ہمیشہ تمہاری ناپسندیدہ ترین شکل میں آئے گا اب مجھے دیکھنا یہ ہے کہ تم کیسے اُس کی طرف منہ کرتے ہو جبکہ باطل تمہارے سامنے ہمیشہ تمہاری پسندیدہ ترین شکل میں آئے گا اب مجھے دیکھنا یہ ہے کہ تم کیسے اُس سے منہ پھیرتے ہو۔

☆ مَیں نے علیؑ کو اپنے ارادوں کی کامیابی سے اپنے حوصلوں کی بلندی سے اور اپنی نیتوں کی سلامتی سے پہچانا۔

☆ اے علیؑ اے رحیم اے کریم اے میری تنہائی کو یکتائی سے بدلنے والے یہ آپ کی رحیمی اور آپ کی کریمی ہے کہ آپ نے مجھے اپنی تنہائی اور اپنی یکتائی کے سرے کا سرا عطا کیا۔

☆ کیا تمہارے پاس کوئی ایسا گناہ ہے جو اُس کی رحیمی اور اُس کی کریمی سے بڑا ہو سوائے اِس کے کہ تم اُس کے رحیم ہونے اور اُس کے کریم ہونے سے انکار کر کے اپنے نفس پر خود ظلم کرو اور اُس سے حسد کر کے خود بے یار و مددگار ہو جاؤ۔

☆ اللہ کا قہر ہے تمہیں اپنے رحم کی طرف بلانے (ہنکانے) کے لئے مگر بھاگ رہے ہو تم اُس کے رحم سے اُس کی نعمت سے اُس کی نعمت کے شکر سے مگر کہاں جاؤ گے بھاگ کر تم اور تمہارا کفر اللہ کے قہر سے۔

خاکِ پائے ماتم گسارانِ حسینِؑ مظلوم

میر احمد نویدؔ

کلام

میر احمد نوید

☆

☆(نہیں)''ہے'' سے پہلے''کیا'' ہے''کیا'' سے پہلے''نہیں'' ہے''نہیں'' سے پہلے''ہے''

☆تنہائی کا ادراک نہ ہونا تنہائی ہے، جب کہ تنہائی کا ادراک یکتائی ہے۔

☆انسان کا محرومی (تنہائی) سے بے نیازی (یکتائی) تک کا سفر، اُس کی گمشدہ''میں'' کی بازیابی تک کا سفر ہے۔

☆جاننے کے عمل سے گزرنا دراصل تنہائی (کیا اور کیوں) سے گزرنا ہے جبکہ پالینا دراصل یکتائی (''یوں'') کو پالینا ہے۔

☆غفلت کا دوسرا نام عالمِ تنہائی ہے جبکہ آگہی کا دوسرا نام عالمِ یکتائی ہے۔

☆سوالوں کا سوال تنہائی ہے جبکہ جوابوں کا جواب یکتائی ہے۔

☆جسے وجود''میں'' کا شعور حاصل ہو جائے وہ زمان و مکان (ماضی، حال، مستقبل) کی قید سے آزاد ہو جاتا ہے۔

☆''میں'' کا شعور خود آگہی ہے جبکہ''میں'' کی بے شعوری خود پسندی

☆''میں'' کا شعور عاجزی، سپردگی اور عبدیت ہے جبکہ''میں'' کی بے شعوری خود پرستی، خناس اور ابلیسیت ہے

☆راہ سے بھٹک جانا''میں'' کی بے شعوری ہے جبکہ راہ پر آ جانا''میں'' کا شعور ہے

☆جسے''میں''نہیں ملتی اُسے انسان بھی نہیں ملتا، جسے انسان نہیں ملتا اُسے اللہ

بھی نہیں ملتا۔

☆ جہل کو سمجھنا علم ہے، غفلت کی خبر آ گہی ہے، بے معنویت کا جاننا معنویت ہے، مہملیت کا شعور جامعیت ہے

☆علم کی جستجو ہی علم ہے۔

☆ اگر سمجھو تو علم تمہارا باپ ہے اور حکمت تمہاری ماں ورنہ تو تم یتیم بھی ہو اور اسیر بھی۔

☆ ایک خبر وہ ہے جو تم تک پہنچی ہے جو جہل ہے، ایک خبر وہ ہے جس تک تمہیں پہنچنا ہے جو علم ہے۔

☆ کوئی نہیں تمہارا دوست سوائے علم، کوئی نہیں تمہارا دشمن سوائے جہل۔

☆ جہل نہ جاننا نہیں بلکہ نہ ماننا ہے۔

☆ جہل خنّاسِ علم ہے جبکہ علم عاجزی ہے۔

☆ محبت کا کال اصل میں علم و دانش کا کال ہے

☆علم تم سے جتنا قریب ہوگا طلبِ دنیا اتنی دور۔

☆علم میں فقر پوشیدہ ہے۔

☆علم کے شہر کا دروازہ صرف بہادر پر کھلتا ہے۔

☆عقل نے اگر بزدلی کی کوکھ سے جنم لیا ہے تو باعثِ شر ہے اور اگر عقل نے بہادری کی کوکھ سے جنم لیا ہے تو باعثِ خیر ہے۔

☆ انسان سے دوری علم سے دوری ہے۔

☆ اعترافِ جہل طلبِ علم کا پہلا زینہ ہے

☆ جہل سے نفرت ظالم سے نفرت ہے، علم سے محبت مظلوم سے محبت ہے

☆ ہر فرض سے پہلے علم فرض ہے کہ اسی سے ہر فرض کی اہمیت روشن ہوتی ہے یعنی جتنا علم اتنی عبادت

☆ علم کے دو زاویے ہیں ایک انسان سے محبت ایک انسان سے نفرت ایک کے نتیجہ میں تریاق (زندگی) وجود میں آتا ہے جبکہ ایک کے نتیجہ میں زہر (موت)۔

☆ خود شناسی علم ہے جبکہ خود پسندی جہل۔

☆ کسی کو نادان یا جاہل سمجھنا دراصل خود دانائی اور علم سے دور جا پڑنا ہے۔

☆ علم کے بغیر انسان اُس جانور کے مانند ہے جس کی زندگی بھوک اور شہوت تک محدود ہوتی ہے۔

☆ علم انسان کیلئے ہے انسان علم کیلئے۔

☆ علم تعمیر بھی ہے تخریب بھی علم نور بھی ہے طاغوت بھی۔

☆ علم سخاوت ہے جہل خِست۔

☆ کتابِ نفس سے آگہی علم ہے جب کہ کتابِ نفس سے غفلت جہل۔

☆ علم کے پردے میں صبر ہے، صبر کے پردے میں حلم ہے، حلم کے پردے میں غضب ہے۔

☆ وہ علم جو علیم تک نہ پہنچا سکے جہل ہے وہ خبر جو خبیر تک نہ پہنچا سکے بے خبری

ہے۔

☆ جو علم یہ نہ بتا سکے کہ عدل کیا ہے، جہل ہے، جو عدل یہ نہ بتا سکے کہ حق کیا ہے ظلم (باطل) ہے۔

☆ وہ عمر جو سوچنے اور سمجھنے کی خاموشی سے گزرے بغیر بولنے میں صرف ہو علم کا سراب ہوتی ہے جبکہ وہ عمر جو سوچنے اور سمجھنے کی خاموشی سے گزر کر بولنے میں صرف ہو علم کی حقیقت ہوتی ہے۔

☆ جاہل تنہائی میں استاد کا شاگرد ہوتا ہے جبکہ بزم میں استاد کا استاد۔ عالم تنہائی میں شاگرد کا استاد ہوتا ہے جبکہ بزم میں شاگرد کا شاگرد۔

☆ ایک اطمینان جہل کا اعتماد ہے جو تکبر (ظلم) ہے جبکہ ایک اطمینان علم کا یقین ہے جو عاجزی (عدل) ہے۔

☆ علم نہ خیر ہے نہ شر نہ حق ہے نہ باطل نہ صحیح ہے نہ غلط ہاں اُس کا استعمال خیر ہے یا شر ہے یا حق ہے یا باطل یا صحیح ہے یا غلط یعنی علم اگر حق پر ہے تو باعثِ خیر ہے صحیح ہے اگر باطل پر ہے تو باعثِ شر ہے غلط ہے۔

☆ جسے انسان سے جتنی محبت ہے وہ اتنا بڑا عالم ہے۔

☆ عالم کی جنگ جاہل سے نہیں بلکہ جہل سے ہوتی ہے۔

☆ ہوش مندی اور دیوانگی جس مستی میں یکجا ہوتے ہیں اس مستی کا نام عالم ہے۔

☆ عالم نہ ہوش مند ہوتا ہے نہ دیوانہ یہ اور بات ہے کہ ہوش منداُسے دیوانہ

سمجھتے ہیں جبکہ دیوانے اسے ہوش مند، ہوش منداور دیوانے اُسے دیکھ کر ٹھٹھہ لگاتے ہیں جبکہ وہ اُن کے درمیان سے گریہ ناک گزر جاتا ہے۔

☆ عالم وہ نہیں جو دیکھنے والے کو دکھائے اور سننے والے کو سنائے بلکہ وہ ہے جو اندھے کو دکھائے اور بہرے کو سُنائے۔

☆ جو لوگ اہلِ علم کی سادگی اور عاجزی کو خاطر میں نہیں لاتے اُنہیں اہلِ جہل کی ظاہری شان وشوکت اور تکبر روند ڈالتا ہے۔

☆ زندگی کی حقیقت مَوت ہے۔

☆ جیسا تمہارا تصورِ موت ہوگا ویسی تمہاری زندگی

☆ موت سے آگاہی دراصل زندگی سے آگاہی ہے

☆ موت کا خوف زندگی کا غلط تصور ہے۔

☆ تمہیں موت نے پیدا کیا ہے جبکہ زندگی نے مردہ۔

☆ موت کا مطلب مرجانا نہیں بلکہ جہالت کی زندگی گزارنا ہے۔

☆ اگر تمہاری زندگی غفلت سے عبارت ہے تو تم مَرے ہوئے پیدا ہوئے ہو اور اگر آگہی سے عبارت ہے تو تم مَرنے کے بعد بھی زندہ ہو۔

☆ موت سے پہلے مرنا آگہی ہے جبکہ موت سے مرنا غفلت۔

☆ موت سے پہلے مرنا اختیار ہے جبکہ موت سے مرنا جبر۔

☆ موت سے پہلے مرنا خواہشِ نفس (موت) ترک کر کے رضائے الٰہی (زندگی) اختیار کرنا ہے۔

☆عزت کی موت زندگی ہے جبکہ ذلت کی زندگی موت۔

☆ اللہ جن پر لعنت کرے وہ مردہ ہیں چاہے وہ زندہ ہی کیوں نہ ہوں اللہ جن پر سلامتی بھیجے وہ زندہ ہیں چاہے وہ مردہ ہی کیوں نہ ہوں یعنی اللہ کی بھیجی ہوئی لعنت موت ہے جبکہ اللہ کی بھیجی ہوئی سلامتی زندگی۔

☆مستقبل، دولت اور زندگی کے پیچھے بھاگنے والے ایک وقت آتا ہے جب ماضی، بیماری اور مَوت کو روتے ہیں۔

☆تمہیں روشنی چاہیے ہے اور تم اندھیرے سے بھی نہیں گزرنا چاہتے۔ تمہیں سیرابی چاہیے ہے اور تم تشنگی سے بھی نہیں گزرنا چاہتے تمہیں زندگی چاہیے ہے اور تم مرنا بھی نہیں چاہتے۔

☆رائیگاں ہونے سے تو قربان ہوجانا بہتر ہے وہ اِس لیے کہ رائیگاں ہونے اور قربان ہونے میں بنیادی فرق بے اختیار ہونے اور بااختیار ہونے کا فرق ہے ایک کا نتیجہ محرومی ہے جبکہ ایک کا نتیجہ بے نیازی۔ ایک کا نتیجہ ''میں'' کی بے شعوری ہے جبکہ ایک کا نتیجہ ''میں'' کا شعور یعنی جسے ''میں'' کا شعور نہیں وہ محروم ہے اور جو محروم ہے وہ بے اطمینان ہے اور جو بے اطمینان ہے وہ بے اختیار ہے اور جو بے اختیار ہے وہی تو رائیگاں ہوگا اور جسے ''میں'' کا شعور ہے وہ بے نیاز ہے اور جو بے نیاز ہے وہ بااطمینان ہے اور جو بااطمینان ہے وہ بااختیار ہے اور جو بااختیار ہے وہی تو قربان ہوگا۔ یعنی ایک مرکر رائیگاں ہوگیا جبکہ ایک قربان ہوکر جاوداں ہوگیا۔

☆اپنے نفس ''میں'' کو پہچاننے سے مُراد یہ تسلیم کرنا ہے کہ جہاں تمہارا تصوّرِ نجاست ختم ہوتا ہے وہاں سے ''میں'' (مجاز) کی نجاست کا آغاز ہوتا ہے جبکہ اپنے رب ''تُو'' (حقیقت) کو پہچاننے سے مراد یہ تسلیم کرنا ہے کہ جہاں تمہارا تصورِ طہارت ختم ہوتا ہے وہاں سے رب ''تُو'' کی طہارت کا آغاز ہوتا ہے۔

☆خواہشِ نفس کا دوسرا نام فجور (ظلم) ہے جبکہ رضائے الٰہی کا دوسرا نام تقویٰ (عدل) ہے۔

☆حق بات کا ردّ و قبول بات کے سمجھ میں آنے یا نہ آنے سے نہیں بلکہ طہارتِ نفس اور نجاستِ نفس سے ہے۔

☆غیب پر ایمان بغیرِ طہارتِ نفس، تقویٰ (عدل) ممکن نہیں۔

☆ تمہارے نفس میں تقویٰ (نفس الٰہیہ ملکوتیہ) بھی ہے اور فجور (نفسِ امّارہ) بھی اب دیکھنا یہ ہے کہ مقتلِ نفس میں جب دونوں مقابل صف آرا ہوتے ہیں تو تم کس کی صدا پر لبیک کہتے ہو۔

☆ تم نفسِ الٰہیہ ملکوتیہ کو زندہ رکھنے کی سعی کرنے سے زیادہ نفسِ امّارہ کو مارنے کی سعی نہ کرو کہ نفسِ الٰہیہ ملکوتیہ کی زندگی ہی نفسِ امّارہ کی اصل موت ہے۔

☆ نفسِ الٰہیہ ملکوتیہ کا شعور خود آگہی ہے جبکہ نفسِ امّارہ کی بے شعوری خود پرستی۔

☆ حق (عدل) پر قائم رہنا ہی نفس کے مطمئن ہونے کی دلیل ہے۔

☆ تزکیہءِ نفس رَد (ظلم کے رَد) اور اعادہ (عدل کے اعادہ) سے عبارت ہے۔

☆ نفس کا دوسرا نام خواہش (حرص وہوا) ہے۔

☆ جب تک تمہارا نفس تمہاری تعریف سے خوش اور تمہاری برائی سے آزردہ ہو رہا ہے یہ جان لو کہ تم نفس کی قید میں ہو۔

☆ اپنی تعریف کی خوشی اور اپنی برائی کی آزردگی (نفس کی قید) سے آزاد ہو جانا ہی دراصل بے نیاز ہو جانا ہے۔

☆ خود کو پاک کرنے کی ریاضتِ عمر سے اعترافِ نجاست میں گزارا ہوا ایک لمحہ افضل ہے۔

☆ اصل طہارت تقویٰ (عدل) ہے جبکہ اصل نجاست فجور (ظُلم)۔

☆ اندر کی نجاست سے دوری کا واحد راستا اعترافِ نجاست ہے نہ کہ ظاہری طہارت۔

☆ دلیل (نص) قائم ہو جانے کے بعد صرف اقرار یا انکار رہ جاتا ہے اقرار طہارتِ نفس ہے جبکہ انکار نجاستِ نفس۔

☆ حق کا قُرب ہر نجاست کو طہارت سے بدل دیتا ہے جبکہ حق سے دوری ہر طہارت کو نجاست سے۔ یعنی حق کا قرب طہارت ہی طہارت ہے جبکہ حق سے دوری نجاست ہی نجاست ہے۔

☆ اللہ کی نافرمانی دراصل اُس کے امر سے حسد کرنا ہے جبکہ اللہ کی اطاعت اُس کے امر سے مودت رکھنا ہے۔

☆ بدترین نجاست (رجز) کا دوسرا نام حسد ہے۔

☆ پردۂ غفلت (دلوں پر مُہر) کا دوسرا نام حسد ہے۔

☆ محبت وہ واحد زبان ہے جو حاسد کے علاوہ سب کی سمجھ میں آتی ہے۔

☆ نجاست (رجز) کا دوسرا مطلب اللہ کے امر سے حسد کرنا ہے جبکہ طہارت کا دوسرا مطلب اللہ کے امر سے مودت رکھنا ہے۔

☆ حسد خوف ہے اور تنہائی ہے جبکہ مودّت بے خوفی ہے اور یکتائی ہے۔

☆ تیری ہی وجہ سے لوگ بھٹکتے ہیں راہ سے (تجھ سے حسد کر کے) تیری ہی وجہ سے لوگ آتے ہیں راہ پر (تجھ سے مودّت کر کے)۔

☆ حسد سے نا امیدی بے اطمینانی اور محرومی پیدا ہوتی ہے جبکہ مودّت سے امید، اطمینان اور بے نیازی۔

☆ حسد دراصل جو جیسا (صاحبِ امر) ہو اُس کو ویسا ہی نہ مان کر خود کو اُس جیسا سمجھنے یا اُس جیسا نہ ہو کر اُس جیسا بننے کی خواہش کا نام ہے۔

☆ حسد طاغوت (نجاست) ہے جبکہ موّدت نُور (طہارت) ہے،

☆ حسد کفر ہے جبکہ مودّت ایمان۔

☆ حسد کے عذاب کا نام دوزخ ہے جبکہ مودّت کے اجر کا نام جنت ہے۔

☆ جو کتاب ہر کتاب سے زیادہ دستیاب ہے وہ انسان ہے اور جو کتاب سب

سے کم پڑھی اور سمجھی جاتی ہے وہ بھی انسان ہے۔

☆انسان ہی کتاب اللہ ہے۔

☆انسان کی حُرمت وتکریم ہی خوف اللہ ہے۔

☆انسان کی پستی یہ ہے کہ انسان نے اپنے آپ کو ہمیشہ بلندی میں تلاش کرنے کی کوشش کی جبکہ انسان کی بلندی یہ ہے کہ اُس کی پستی اُس پر کُھل جائے۔

☆ انسان کیلیۓ سب سے بڑی نعمت عاجزی ہے۔

☆سب سے بڑا گناہ، خودکو گناہ سے پاک سمجھنا ہے۔

☆تکبّرِ پاکیزگی گناہ کے داخل ہونے کا پہلا دروازہ ہے۔

☆نیکی کے تکبر سے گناہ کی شرمندگی کہیں بہتر ہے۔

☆گناہ سے بدتر ہے وہ نیکی جو یاد رہ جائے۔

☆ گناہ سے وہ کبھی نہیں بچ سکتا جو اپنے آپ کو صدقِ دل سے اُس کے حوالے نہ کرے جو گناہ سے بچاتا ہے۔

☆ سوال کرنے کے چار زاویے ہیں، اوّل: جواب جاننے کی خواہش، دوم: امتحان لینے کا خبط، سوم: خودکو بڑا ظاہر کرنے کا گھمنڈ، چہارم: مضحکہ اڑانا۔

☆ مفلس تو وہ ہے جس کے پاس سوال نہیں۔

☆ جو بات تمہیں جمادات ونباتات وحیوانات سے بلند کر کے مقامِ بشریت تک پہنچاتی ہے وہ سوال ہے۔

☆ سوال عقل کا جوہر ہے۔
☆ جاہل وہ نہیں جس کے پاس علم نہیں بلکہ وہ ہے جس کے پاس سوال نہیں
☆ تم کون ہو اِس سوال کا جواب تمہارے غیر کے پاس نہیں بلکہ تمہارے اپنے پاس ہے۔
☆ حقائق سے پہلے لطائف ہیں لطائف سے پہلے بشارت ہے بشارت سے پہلے عبادت ہے عبادت سے پہلے ایمان ہے ایمان سے پہلے علم ہے علم سے پہلے سوال ہے۔
☆ تمہارا بشر ہونا تمہارے سوال ہونے سے حق الیقین ہونے تک پھیلا ہوا ہے۔
☆ حق الیقین وہ مستی ہے جو قلندریت ہے۔
☆ حق نہ تم سے نزدیک ہے نہ دُور بلکہ تم اپنے آپ سے جتنا نزدیک ہو حق تم سے اُتنا نزدیک ہے اور تم اپنے آپ سے جتنا دور ہو حق تم سے اُتنا دور ہے یعنی تم سے تمہارے فصل کا ختم ہو جانا ہی تمہارا انا لحق ہو جانا ہے۔
☆ یہی حق (عدل، زندگی) اُن کیلئے زندگی بن جاتا ہے جو یہ تسلیم کرتے ہیں (شہادت دیتے ہیں) کہ وہ حق (عدل، زندگی) ''دلیل'' کے بغیر مردہ ہیں، جب کہ یہی حق (عدل، زندگی) ان کیلئے موت بن جاتا ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ حق (عدل، زندگی) ان کا (اُن کی گواہی کا) ان کی دی ہوئی دلیل کا محتاج ہے۔

☆یقین (دلیل) ''موجود'' سے قریب کرنے کیلئے اللہ نے انسان (وجود) کو (الہام) عطا کیا ہے اور یہ اس کی رحمت ہے، جبکہ یقین (دلیل) ''موجود'' سے دور کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے انسان (وجود) کے منہ پر قیاس دے مارا ہے اور یہ اُس کا غضب ہے اِس رحمت اور اِس غضب کے درمیان اللہ نے عقل اور علم کو ''میزان'' ٹھہرایا ہے۔

☆ اللہ پر ایمان لانا دراصل اُس کی دلیل (نص) پر ایمان لانا ہے جبکہ دلیل (نص) اقرار و انکار سے ماورا ہوتی ہے، ہاں اُس کے اقرار سے قلب روشن ہوتا ہے جبکہ انکار سے تاریک۔

☆ اللہ کی توحید پر ایمان لانا دراصل اُس کے امر کو تسلیم کرنا اور اُس کی رضا (دلیل) پر راضی ہونا ہے یہی صراطِ مستقیم ہے جبکہ اللہ کی توحید کا کفر اُس کے امر کو تسلیم نہ کرنا ہے اور اُس کی رضا (دلیل) پر راضی نہ ہونا ہے بلکہ اُس کے امر کے مقابل اپنا امر (شرک) لانا ہے اُس کی رضا کے مقابل اپنی رضا (قیاس) کو ''دلیل'' ٹھہرانا ہے یہی تو اللہ کی توحید کا انکار ہے اور یہی صراطِ مستقیم سے ہٹ جانا ہے۔

☆ سب سے بڑی عبادت، یقین کے ایک سجدے کی تلاش ہے، جبکہ سب سے بڑا گریہ معرفت کے ایک آنسو کی تلاش ہے۔

☆یقین کا ایک سجدہ (عبادت) یہ ہے کہ اے میرے اللہ (رب) میری بندگی تیری ربوبیت کا حق ادا نہیں کر سکتی معرفت کا ایک آنسو (گریہ) یہ ہے کہ

اے میرے اللہ (رب) میری توبہ اور گریۂ انفعال تیری غفوریت اور رحمیت کی تاب نہیں لا سکتے نہ کہ اُس پر تیرا کرم (نعمت)

اللہ اکبر اللہ اکبر

اللہ اکبر اللہ اکبر

☆ ہر وہ عمل جو شعور کی حالت میں کیا جائے عبادت ''اصل'' (یقین) ہے جبکہ ہر وہ عمل جو بے شعوری کی حالت میں کیا جائے عادت ''نقل'' (قیاس) ہے۔

☆ مفلس تو وہ ہے جس کے پاس سوال نہیں۔

☆ مفلس تو وہ ہے جس کے پاس میزان نہیں۔

☆ مفلس تو وہ ہے جس کے پاس دینے کے لئے دعا بھی نہیں۔

☆ مفلسی اور تموّل انسان کو تنہا کرتے ہیں۔

☆ سخاوت تنہائی دور کرتی ہے۔

☆ تنہا وہ بھی ہیں، مگر بظاہر، جن کے ساتھ حق کے اُصول ہیں۔ تنہا وہ بھی ہیں مگر بہ باطن، جن کے ساتھ حق کے اُصول نہیں۔

☆ وہ کلامِ وجود (جزو) جو کلامِ موجود ''کُل'' سے جڑ جائے الہام (حکمت) ہوتا ہے جبکہ وہ کلامِ وجود (جزو) جو کلامِ موجود (کُل) سے نہ جڑ سکے قیاس (فلسفہ) ہوتا ہے۔

☆ عدل اور ظلم کے درمیان حرص وہَوا ہیں اِن سے دوری انسان کو عدل کے قریب کرتی ہے جبکہ اِن سے قربت انسان کو ظلم کے قریب کرتی ہے۔

☆ جو اشیاء اور عوامل میں ترتیب تلاش کرتا ہے یا پیدا کرتا ہے (قائم کرتا ہے) حق پر ہے، عدل پر ہے، عادل ہے۔ جو اشیاء اور عوامل میں بے ترتیبی پیدا کرتا ہے (بے مقام کرتا ہے) باطل پر ہے، شر پر ہے اور ظالم ہے۔

☆ مجبوری، لالچ اور خوف کے ہتھے جو چڑھ جائے وہ حق (عدل) سے ہٹ جاتا ہے۔

☆ حق (عدل) کا دوسرا نام بے خوفی، بے نیازی اور اختیار ہے جبکہ باطل (ظُلم) کا دوسرا نام خوف، لالچ، اور مجبوری ہے۔

☆ ہر زمانہ اپنی حقیقت ساتھ لے کر آتا ہے یہ اور بات ہے کہ وہ حقیقت ہر زمانے سے جڑی ہوئی ہوتی ہے۔

☆ اپنے زمانے کی حقیقت کا کُھلنا دراصل ہر زمانے کی حقیقت کا کُھلنا ہے یعنی جس پر اپنے زمانے کی حقیقت نہیں کُھلتی اس پر کسی زمانے کی حقیقت نہیں کُھلتی۔

☆ جس پر زمانہ نہیں کُھلتا اُس پر زمانے کا امامؑ بھی نہیں کُھلتا یعنی زمانے کی معرفت امامؑ کی معرفت سے اور امامؑ کی معرفت زمانے کی معرفت سے جُڑی ہوئی ہے۔

☆ اے عورتو! اے مردو! تمہاری حد سے بڑھی ہوئی شہوت (شیطنت) نے تمہیں تمہارے اصل سے علیحدہ کر کے تمہیں عورت ہونے اور مرد ہونے میں بدل کر رکھ دیا ہے ورنہ اے عورتو! اور اے مردو! اگر تم غور کرو تو تمہاری اصل

تمہارے عورت ہونے اور تمہارے مرد ہونے سے بہت بلند ہے اور جو تمام عورتوں اور تمام مردوں کے لئے یکساں حقیقت (اصل) ایک ہے۔

☆ عورت جب تک اپنے عورت ہونے سے بلند نہ ہو محض ناقص العقل ہے مرد جب تک اپنے مرد ہونے سے بلند نہ ہو محض مکّار ہے جب یہ دونو اپنی سطح سے بلند ہو کر اپنے اصل سے جڑتے ہیں تب کہیں جا کر وہ انسان بنتے ہیں جو اشرف المخلوقات ہے۔

☆ صلواۃ قائم کرنا اللہ کے قضائن (فتوے) پر راضی ہونا اور اس کے امر کو تسلیم کرنا ہے۔

☆ تقویٰ کے پھل رضا و تسلیم ہیں جبکہ ذائقے صبر و شکر۔

☆ مظلوم کو مظلوم کہنا حق کو تسلیم کرنا ہے جبکہ ظالم کو ظالم کہنا حق کے کیلئے اقدام کرنا ہے۔

☆ مظلوم کی مظلومیت پر رونے سے بڑی فضیلت ظالم کو ظالم کہنا ہے۔

☆ تم میں بس وہ اُتنا متقی ہے جو مظلوم کے حق کے لئے ظالم سے جتنا نبرد آزما ہے۔

☆ متقی اور زاہد میں فرق یہ ہے کہ متقی سے منکر و فحشیٰ دور رہتے ہیں جبکہ زاہد منکر و فحشیٰ سے دور رہنے کی کوشش کرتا ہے۔

☆ میں نے کبھی شراب نہیں پی یہ بات کہنے میں جتنا نشّہ ہے اُتنا نشّہ دنیا کی کسی شراب میں نہیں۔ میں نے کبھی زنا نہیں کیا یہ بات کہنے میں جتنی لذّت ہے اُتنی

لذّت کسی زنا میں بھی نہیں۔

☆ جاننے کا راستہ ماننے اور نہ ماننے کے درمیان سے ہو کر گزرتا ہے۔

☆ فرد سے معاشرہ (تہذیب) جنم لیتا ہے پھر یہی معاشرہ (تہذیب) ایک دن فرد کو نگل لیتا ہے یہی معاشرہ (تہذیبوں) کا بننا اور مٹنا ہے۔

☆ ایک انسان کے انسان ہونے اور دوسرے انسان کے حیوان ہونے کے درمیانی فرق کو واضح کرنے کا نام تہذیب ہے۔

☆ تاریخ سے انسان کو نہیں سمجھا جا سکتا، ہاں انسان سے تاریخ کو سمجھا جا سکتا ہے۔

☆ جو زندگی میں جتنی بڑی بے معنویت سے گزرے گا وہ زندگی سے اُتنی بڑی معنویت کشید کریگا۔

☆ اکثریت میں اللہ (حقیقت) کو ماننے یا نہ ماننے پر اڑنے سے آگے کی بے شعوری میں ماننے اور نہ ماننے والے دونوں برابر ہیں۔

☆ اکثریت میں قبر پرست اور غیرِ قبر پرست کے درمیان اختلاف قبر پرستی کے جائز ہونے یا ناجائز ہونے سے زیادہ نہیں اس سے آگے کی بے شعوری میں دونوں برابر ہیں۔

☆ گونگا وہ نہیں جو بول نہیں سکتا بلکہ وہ ہے جو سوچ نہیں سکتا۔

☆ بہرا وہ نہیں جو سُن نہیں سکتا بلکہ وہ ہے جو نفسِ الٰہیہ ملکوتیہ کی پکار نہیں سُن سکتا۔

☆ ہاتھی کی بہادری یہ نہیں کہ چیونٹی کو مسل دے بلکہ یہ ہے کہ چیونٹی کو گزرنے کا راستہ دے۔

☆ حسن کی ابتدا حیرت ہے جبکہ انتہا خوف۔

☆انکسار کے پردے میں عقل وحکمت ہیں جبکہ حیاء کے پردے میں بصیرت۔

☆ تمہارے اندر کے خیر (حق) اورتمہارے اندر کے شر (باطل) سے پیدا ہونے والی طاقت کا اختیار ہی تمہاری بھوک (مادّیت) اورشہوت پر حاکم ہے۔

☆ مظلومیت پر رونا بھی اگر تمہیں ظلم سے باز نہیں رکھ رہا تو یہ رونا ''بدعت'' ہے۔

☆ سب سے بڑا جھوٹ، سچ بول کر اُس کے پیچھے موجود نہ ہونا ہے جبکہ سب سے بڑا سچ، سچ بول کر اس کے پیچھے موجود ہونا ہے۔

☆تم اپنے سچ میں اتنی قوّت (یقین) پیدا کرو کہ تمہیں جھوٹ کی ضرورت ہی پیش نہ آئے۔

☆جہل جاہلوں کے شور مچانے سے راستا نہیں بنا تا بلکہ عالموں کے خاموش ہو جانے سے راستا بنا تا ہے۔

☆ جھوٹ کو جھوٹ کہنا ہی سچ ہے باطل کو باطل کہنا ہی حق ہے یعنی تمہارا سچ اور تمہارا حق جھوٹ کو جھوٹ اور باطل کو باطل کہنے میں ہی پوشیدہ ہے۔

☆ باطل کی اپنی کوئی زبان نہیں ہوتی یعنی باطل کی زبان بھی حق ہی کی زبان ہوتی ہے جبکہ عمل باطل ہوتا ہے۔

☆ بس وہ اتنا اچھا ہے جو یہ جانتا ہے کہ وہ کتنا برا ہے۔

☆ حرکت کو ارادے کے تابع کرنے والے زمان و مکان کی قید سے آزاد ہوتے ہیں جبکہ ارادے کو حرکت کے تابع رکھنے والے زمان و مکان کے قیدی۔

☆ سیاست حق کو حالات کے تابع کرنے کی کوشش کا نام ہے جبکہ حکمت حالات کو حق کے تابع کرنے کا یعنی سیاست میں اوّلیت حالات کو ہے جبکہ حکمت میں حق کو جبکہ حالات کو تغیر ہے اور حق کو ثبات۔

☆ عاجزی کا مطلب خود کو چھوٹا کہنا نہیں بلکہ بڑے کو بڑا ماننا ہے۔

☆ ازلی، ابدی، حقیقی، مسرت کا راز ازلی ابدی حقیقی غم میں پوشیدہ ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح ازلی، ابدی، حقیقی، غم کا راز ازلی، ابدی، حقیقی، مسرت میں پوشیدہ ہے۔

☆ محض غم ایک ادھوری حقیقت ہے محض مسرت ایک ادھوری حقیقت ہے جبکہ مکمل حقیقت وہ مستی ہے جو اِن دونوں حالتوں کے یکجا ہونے سے وجود میں آتی ہے۔

☆ غم سے نجات نہیں بلکہ غم میں نجات ہے۔

☆ احساسِ قید ہی آزادی کی طرف پہلا قدم ہے۔

☆ وہ یہ کہتے ہیں اگر بھوکے رہوگے تو سوچ نہیں سکتے ، میں یہ کہتا ہوں اگر سوچوگے نہیں تو بھوکے ہی رہوگے۔

☆ بھوکا ،مفلس،اور جاہل تو وہ ہے جو پیٹ بھروں کا پیٹ مزید بھرنے اور اُنکی دولت میں مزید اضافہ کرنے اوراُن کے جہل میں مزید اضافہ کرنے میں ان کا مددگار ہواور شکم سیر،تونگر،اور عالم تو وہ ہے جو بھوکوں کا پیٹ بھرنے اور اُنکے استغنا میں اضافہ کرنے اور اُنکے علم میں اضافہ کرنے میں اُن کا مددگار ہو۔

☆ مسئلہ یہ نہیں کہ تمہارے پاس مالِ دنیا ہے یا نہیں ،مسئلہ یہ ہے کہ تم مالِ دنیا کو سمجھتے کیا ہو۔

☆ تم وہی کچھ دیکھ رہے ہو، جو دیکھنا چاہتے ہو۔وہی کچھ سن رہے ہو جو سننا چاہتے ہو، کاش تم ویسا دیکھ سکو جیسا جو ہے، ویسا سن سکو جیسا جو ہے۔

☆ اگر محض عشقِ حقیقی (غیب) کی بات کی جائے تو ادھوری ہے۔اگر محض عشقِ مجازی (وجود) کی بات کی جائے تو ادھوری ہے یعنی عشق وہ ہے جو مجاز (وجود) سے حقیقت (غیب) کی طرف اور حقیقت (غیب) سے مجاز (وجود) کی طرف اِس طرح سفر کرے کہ مجاز (وجود) کو حقیقت (غیب) سے اور حقیقت (غیب) کو مجاز (وجود) سے علیحدہ کرنا ناممکن ہو جائے۔

☆ جسے یہ نہیں معلوم کہ نعمت کہاں سے آتی ہے، اسے یہ بھی نہیں معلوم کہ ہلاکت کہاں سے آتی ہے۔

☆ جب کبھی کوئی ناکامی سامنے آئے تو اپنی نیت پر غور کرلیا کرو جب کبھی کوئی کامیابی حاصل ہو تو اپنے عمل پر غور کرلیا کرو۔

☆ اضافیت جس معروضیت پر کھڑی ہے اُس کا رد بھی اُسی معروضیت میں موجود ہے۔

☆ بے روح معاشی فلسفہ انسان کو پیٹ (مادّیت) کے ایک جہنم سے نکال کر دوسرے جہنم میں جھونک دیتا ہے۔

☆ پہلے حرکت ہے پھر مادّہ ہے مادّے کے بعد پھر حرکت ہے۔

☆ وقت پیسا ہے یہ ایک حقیقت ہے مگر اِس سے بڑی حقیقت یہ ہے کہ وقت پیسے سے خریدا نہیں جا سکتا۔

☆ اُس بادشاہت (مالِ دنیا) سے بہتر وہ فقر (تنگ دستی) ہے جو تم پر موت کی حقیقت کھول دے۔

☆ اجنبی وہ ہے جو تمہاری بات نہ سن رہا ہے نہ سمجھ رہا ہے چاہے وہ کتنا ہی آشنا کیوں نہ ہو جبکہ آشنا وہ ہے جو تمہاری بات سن بھی رہا ہے اور سمجھ بھی رہا ہے چاہے وہ کتنا ہی اجنبی کیوں نہ ہو۔

☆ تسخیرِ وجود سے پیدا ہونے والی طاقت اپنے صحیح استعمال کا شعور نہیں رکھتی جب کہ عرفانِ وجود سے پیدا ہونے والی طاقت اپنے صحیح استعمال کا شعور رکھتی ہے۔

☆ تسخیرِ وجود اپنی ''میں'' کو سمجھے بغیر فطرت پر (فطرت کے خلاف) مسلط کرنا ہے جو ظلم ہے جب کہ عرفانِ وجود اپنی ''میں'' کو سمجھ کر فطرت سے ہم آہنگ کرنا

ہے اور اس سے بلند ہو جانا ہے جو عینِ عدل ہے۔

☆ اللہ رازق ہے اِس بات پر ایمان نہ رکھنے والے ساری زندگی اُس رزق کے پیچھے دوڑتے ہیں جو اُن کو ساری زندگی دوڑاتا رہتا ہے اور جس کا نتیجہ محرومی (بے اطمینانی) ہے جب کہ اِس بات پر ایمان رکھنے والے کہ اللہ رازق ہے وہ رزق پاتے ہیں جو اُن کے تعاقب میں ہے اور جس کا نتیجہ بے نیازی (اطمینان) ہے۔

☆ اللہ کا قہر ہے تمہیں اپنے رحم کی طرف بلانے کیلئے مگر بھاگ رہے ہو تم اُس کے رحم سے اور اُس کی نعمت سے اور اُس کی نعمت کے شکر سے مگر کہاں جاؤ گے بھاگ کر تم اور تمہارا کفر اللہ کے قہر سے۔

☆ قیامت، نعمت (دلیل) کا تمہارے درمیان سے (تمہارے جھٹلانے پر) اٹھالیا جانا ہے۔

☆ جھوٹے کی لگاوٹ سے سچے کا لُطمہ کہیں بہتر ہے۔

☆ غذا اگر جسم کا حصہ نہ بن سکے تو جسم کی موت ہے، علم اگر روح کا حصہ نہ بن سکے تو روح کی موت ہے۔

☆ آزادی کا مطلب اپنے اختیار سے کسی کو قید نہ کرنا ہے۔

☆ اندر کا شر (مَیں) محض شر مارنے سے نہیں مرتا بلکہ خیر (تُو) کے آگے سر جھکانے سے مرتا ہے۔

☆ صاحبِ امر کی شہادت (گواہی) اور صاحبِ امر کی اطاعت (پیروی) کہ مفہوم کو تم نے خلط ملط کر دیا ہے یعنی صاحبِ امر کی شہادت (گواہی) کیلئے

واجب ہے کہ شہادت (گواہی) دینے والا خود بھی صاحبِ امر ہو جبکہ صاحبِ امر کی اطاعت (پیروی) کیلئے اطاعت گزار کا صاحبِ امر ہونا واجب نہیں اب جاؤ اور اپنے اشھدُ (گواہی) سے پہلے اپنے اشھدُ پر غور کرو کہ کیا تم بھی صاحبِ امر ہو۔

☆ جو پیدا ہو کر یومِ الست سے نہیں جُڑا وہ پیدا ہی نہیں ہوا اور جو موت سے پہلے یوم الدین سے نہیں جُڑا وہ مر گیا۔

☆ وہ یہ کہتے ہیں کہ صحت مند جسم سے صحت مند دماغ مشروط ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ صحت مند دماغ سے صحت مند جسم مشروط ہے۔

☆ کسی کو ماننا دراصل خود کو منوانے سے آزاد ہو جانا ہے۔

☆ حق کا غلام ہو جانا ہی دراصل ہر غلامی سے آزاد ہو جانا ہے۔

☆ اگر سمجھو تو حق تمہیں اپنا غلام نہیں بنانا چاہتا بلکہ تمہیں تمہاری قید سے آزاد کرانا چاہتا ہے۔

☆ سب سے بڑا ظلم محبت کا جواب محبت سے نہ دینا ہے۔

☆ اللہ کیا ہے یہ بتانے کا حق صرف اُسے ہے جس پر کسی کو اللہ ہونے کا گمان ہو یا کسی کو اللہ ہونے کا یقین۔

☆ خاص آدمی ہونا دراصل ایک عام آدمی ہونا ہے۔

☆ تمہاری گویائی تمہاری سماعت سے مشروط ہے یعنی جتنی بہتر تمہاری سماعت ہوگی اتنی بہتر تمہاری گویائی کیونکہ گونگا اِس لیے گونگا ہوتا ہے کہ وہ پہلے بہرا ہوتا ہے۔

☆نیتِ خیر سے عملِ خیر تک کے درمیانی سفر کا نام یقین (توکل) ہے

☆ جو تنبیہ کو ذلت اور خوش آمد کو عزت سمجھتے ہیں وہ کبھی حق پر گامزن نہیں ہو سکتے۔

☆ جنہیں پیار میں تنبیہ اور تنبیہہ میں پیار نظر نہیں آتا وہ کبھی راہِ راست پر نہیں آ سکتے۔

☆ طاقت اور اختیار کے طالب وہ بھی ہیں جو نور کے سامنے کھڑے ہیں مگر حق کے عوض نہیں طاقت اور اختیار کے طالب وہ بھی ہیں جو طاغوت کے سامنے کھڑے ہیں چاہے باطل کے عوض ہی کیوں نہ ہو۔

☆ آنکھوں پر پردہ پڑ جانے کا مطلب روشنی میں بھی نہ دیکھ سکنا (جہل) ہے جبکہ آنکھوں سے پردہ اٹھ جانے کا مطلب اندھیرے میں بھی دیکھ لینا (علم) ہے۔

☆ چرب زبان ہونے کا مطلب ہی بے دلیل ہونا ہے جبکہ حاضر جواب ہونے کا مطلب صاحبِ دلیل ہونا ہے۔یعنی چرب زبانی باطل کا ہتھیار ہے جبکہ حاضر جوابی حق کا۔

☆ کچھ لوگ (نادان) بولنے کے بعد سوچتے ہیں جبکہ کچھ لوگ (عقلمند) بولنے سے پہلے سوچتے ہیں جبکہ کچھ لوگ (چرب زبان) نہ بولنے کے بعد سوچتے ہیں نہ بولنے سے پہلے۔

☆ جاہل (نادان) کی لگاوٹ سے عالم (عقلمند) کا لُطمہ کہیں بہتر ہے۔

☆ اُس سے بڑا اشدّتِ جذبات (اضطراب) کا مارا کوئی نہیں جو حالتِ سکون

میں بھی درست فیصلہ نہ کر سکے جبکہ اُس سے بڑا پرسکون کوئی نہیں جو شدّتِ جذبات (اضطراب) میں بھی درست فیصلہ کرے یعنی شدّتِ جذبات (اضطراب) اور حالتِ سکون دونوں صورتوں میں فوقیت درست فیصلے کو حاصل ہے۔

☆ مسخرہ کائنات کی خبیث روح ہوتا ہے۔

☆ اللہ دو وقت ٹھٹھہ لگاتا ہے ایک اُس وقت جب وہ جسے ذلت دیتا ہے تم اُسے عزت دیتے ہو دوسرے اُس وقت جب وہ جسے عزت دیتا ہے تم اُسے ذلت دیتے ہو۔

☆ کائنات تین دنوں پر محیط ہے یومِ الست یومِ غدیر اور یومِ الدین جنہیں یہ تینوں دن یاد ہیں وہ عاشور کے دن لشکرِ حسینؑ میں ہوں گے اور جن کے لئے اجرِ عظیم اور بشارت ہے یہاں (دنیا میں) بھی اور وہاں (آخرت میں) بھی جبکہ جنہیں یومِ الست یومِ غدیر اور یومِ الدین یہ تینوں دن یاد نہیں ہیں وہ عاشور کے دن لشکرِ یزید میں ہوں گے اور جن کے لئے عذابِ عظیم اور لعنت ہے یہاں (دنیا میں) بھی اور وہاں (آخرت میں) بھی اور یہ اس لیے ہے کہ ہر دن عاشور کا دن ہے اور ہر زمین کربلا ہے

☆ ظالم کے قہقہے کو اگر نچوڑیں تو اُس میں سے آنسو برآمد ہوتا ہے جو ظالم کی شکست ہے جبکہ مظلوم کے آنسو کو اگر پھیلائیں تو اس میں سے قہقہہ برآمد ہوتا ہے جو مظلوم کی فتح ہے۔ یعنی ظالم کا قہقہہ آنسو ہے جبکہ مظلوم کا آنسو قہقہہ۔

☆ ملّا تمہاری آخرت کا مالک بن بیٹھا ہے جبکہ سیاست دان تمہاری دنیا کا اور تم اِن دونوں کے پیچھے چلنے والو یہ جان لو کہ آخرِ کار تمہارے ہاتھ سوائے محرومی اور بےاطمینانی کے کچھ بھی نہ آئے گا۔

☆ دین میں سیاست اور سیاست میں دین شامل کرنے والے ملّاؤں اور سیاست دانوں نے ہی تمہارے تصورِ دنیا (مادّیت) اور تمہارے تصورِ آخرت (نجات) کو تباہ کیا ہے۔

☆ دین کی بگڑی ہوئی شکل کا نام مذہب ہے جبکہ حکمت کی بگڑی ہوئی شکل کا نام سیاست ہے یعنی سیاست مذہب (طاغوت) ہے جبکہ حکمت دین (نور) ہے

☆ یقین کے سفر کا نام تنہائی ہے اور تنگ دستی ہے جبکہ یقین کی منزل کا نام یکتائی ہے اور استغنیٰ ہے۔

☆ بداخلاقی کا بہترین انتقام خوش اخلاقی ہے۔

☆ بے نیاز ہو جانا دراصل اسم کی قید سے آزاد ہو جانا ہے۔

☆ جو یہ نہیں جانتا کہ وہ کون ہے اپنے بارے میں بہت بولتا ہے اور جو یہ جانتا ہے کہ وہ کون ہے اپنے بارے میں خاموش رہتا ہے۔

☆ سب کچھ غائب کر کے خود حاضر ہونے والے کا نام ملّا ہے جبکہ سب کچھ حاضر کر کے خود غائب ہونے والے کا نام فقیر ہے۔

☆ ارادے (عمل) اور سپردگی (نیت) میں وہی فرق ہے جو ملّا اور فقیر میں ہے

☆ جب تمہارے اندر سے تمہاری ''میں'' فنا ہو جاتی ہے تب تمہارے اندر سے ''تو'' (یعنی وہ) ''میں'' بن کر بولنے لگتا ہے۔

☆ خود کھڑے ہونے (قائم ہونے) کے لئے ایک ہی فرد کافی ہے جو تم خود بھی ہو سکتے ہو جبکہ بھاگنے کے لئے کروڑوں افراد بھی کم ہیں جو تم سب بھی ہو سکتے ہو
۔

☆ آخر تم کب تک کسی اور کے قائم ہونے کا انتظار کرو گے یہ بتاؤ تم خود قائم ہونے کے لئے کب تیار ہو گے۔

☆ میں جس سفّاک زمانے میں سانس لے رہا ہوں اُس زمانے میں جہالت بڑی ذہانت (دانشوری) کے ساتھ ہے جبکہ بے ادبی بڑے ادب (شائستگی) کے ساتھ ہے۔

☆ حقیقتاً وہی حق پر ایمان رکھتے ہیں جو یہ یقین رکھتے ہیں کہ حق ان کے ایمان رکھنے سے بہت بلند ہے جبکہ واقعتاً وہ حق پر ایمان نہیں رکھتے جو یہ یقین دلاتے ہیں کہ وہ حق پر ایمان رکھتے ہیں۔

☆ واقعتاً وہی حق کی جان لے لیتے ہیں جو یہ یقین دلاتے ہیں کہ وہ حق پر اپنی جان قربان کر دیں گے جبکہ حقیقتاً وہ حق پر اپنی جان قربان کر دیتے ہیں جو یہ یقین رکھتے ہیں کہ جیسا حق ہے ویسا ہمارے پاس لٹانے کیلئے کچھ بھی نہیں۔

☆ ایک ''میں'' خواہشِ نفس سوال کے آگے کھڑی ہے جو جواب سے اپنی مرضی نکالتی ہے جبکہ ایک ''میں'' رضائے الٰہی سوال کے پیچھے کھڑی ہے جو جواب سے اپنی راہ متعین کرتی ہے۔

☆ جو محبت (عبادت) کرنا چاہتا ہے وہ ہاتھ سے پتھر، پھول، خوف، (دوزخ) لالچ (جنت) مجبوری اور اختیار رکھ دیتا ہے جبکہ جو محبت (عبادت)

کروانا چاہتا ہے وہ ہاتھ میں پتھر، پھول،خوف (دوزخ)لالچ ،(جنت) مجبوری اوراختیاراٹھالیتا ہے۔

☆ حق بولنے سے پہلے قبول کرنے کی چیز ہے۔

☆ بہادر صرف وہ ہے جواپنے سے بڑے بہادر کے سامنے اپنی بزدلی کا اعتراف کرلے۔

☆وہ کبھی حق سے منہ نہیں پھیرتا جسے یہ یقین ہوتا ہے کہ وہ پکڑا جائے گا حق سے تو وہی منہ پھیرتا ہے جسے یہ یقین ہوتا ہے کہ وہ پکڑا نہیں جائے گا یعنی استعمال تو وہی ہوتا ہے جسے یہ یقین ہوتا ہے کہ وہ استعمال کرر ہا ہے۔

☆وہ جو حق (دلیل) پر ایمان رکھتے ہیں وہ زندگی کو گزارتے ہیں یہ اختیار ہے جبکہ وہ جو حق (دلیل) پر ایمان نہیں رکھتے زندگی اُن کو گزارتی ہے یہ جبر ہے۔

☆ اگر کلام (حقیقت) کو سہل کرتے چلے جائیں تو حقیقت قہقہے تک آ جاتی ہے جس سے مسخرہ وجود میں آتا ہے۔اگر کلام (حقیقت) کو مشکل کرتے چلے جائیں تو حقیقت گریے تک پہنچ جاتی ہے جس سے عالمِ وجود میں آتا ہے۔

”میں“

(انائے مطلق)

یکتائی

میر احمد نوید

''مَیں''

''مَیں'' ہے کیا تم کو بتانے آیا ہوں
مَیں تمھیں تم سے مِلانے آیا ہوں
پائی ہے جس کے لئے تم نے یہ آنکھ
میں وہی جلوہ دکھانے آیا ہوں
پائے ہیں جس کے لئے تم نے یہ کان
میں وہی نغمہ سنانے آیا ہوں
پائے ہیں جس کے لئے تم نے حواس
میں اُسی حِس کو جگانے آیا ہوں
پائے ہیں جس کے لئے تم نے یہ پاؤں
میں اُسی رہ پر چلانے آیا ہوں
جس زمیں میں تم نے دوزخ بوئی ہے
میں وہیں جنت اُگانے آیا ہوں

’’مَیں‘‘
(انائے مطلق)
یکتائی

نقطہ ⊙ موجود ہے۔نُور ہے۔روح ہے۔لوح ہے،عقل ہے،علم ہے،قلم ہے،کلام ہے،الہام ہے

نقطہ ⊙موجود(حقیقت)’’تُو‘‘ اور وجود(مجاز)’’میں‘‘ کے درمیان واسطہ نُور(کلام،الہام)ہے۔

وجود O میں موجود ⊙ تُو کا نہ ہونا میں (وجود)O کا نہ ہونا ہے جب کہ وجود O میں موجود ⊙ تُو کا ہونا میں (وجود)⊙ کا ہونا ہے۔

نقطہ ⊙ (موجود)نہیں ، بے دلیلی ،حقیقت، ذات اور’’تُو‘‘ کو، ہے، دلیل، مجاز صفت اور’’میں‘‘ سے ظاہر کرنے کا(نُور)اسم (وجود) ہے۔

نقطہ ⊙ موجوداور وجود کے درمیان موجودیِ وجود ہے

نقطہ ⊙بے وجودی اور وجود کے درمیان بے وجودیِ وجود ہے۔

نقطہ ⊙ لاشعورِ وجوداور شعورِ وجود کے درمیان لاشعوریِ موجود ہے۔

نقطہ ⊙بے خودی اور خودی کے درمیان بے خودیِ خودی ہے۔

نقطہ ⊙’’تو‘‘ اور’’میں‘‘ کے درمیان’’میں‘‘ ہے۔

’’تو‘‘ ذات،حقیقت، بے دلیلی اورنہیں کی موجودی میں’’میں‘‘ کی وجودی

''وجود'' ہے۔

''میں'' صفت، مجاز دلیل اور نہیں کی وجودی میں ''تُو'' کی موجودی ''موجود'' ہے۔

میں، صفت، مجاز دلیل اور ہے شعورِ وجود ہیں۔ تُو، ذات، حقیقت، بے دلیلی اور نہیں لاشعورِ موجود ہیں۔

میں، صفت مجاز دلیل اور ہے کی خودی میں ''تو'' کی بے خودی ''موجود'' ہے تُو، ذات، حقیقت، بے دلیلی اور نہیں کی بے خودی میں ''میں'' کی خودی ''وجود'' ہے

''نہیں'' کا وجود ''ہے'' ''بے دلیلی'' کا وجود ''دلیل'' ''حقیقت'' کا وجود ''مجاز'' ''ذات'' کا وجود ''صفت''، ''تو'' کا وجود ''میں'' یعنی موجود کی (بے وجودی و وجودی) (لاشعور و شعور) (بے خودی و خودی) ہی ''وجود'' ہے۔

''میں'' (وجود) جب ''تو'' (موجود) سے بدل جاتی ہے تو ''میں'' وجود کا مطلب (موجود+ وجود) ''تو'' (موجود) ہی ہوتا ہے

☆ ''تُو'' (موجود) جب ''میں'' (وجود) سے بدل جاتی ہے تو ''تو'' (موجود) کا مطلب بھی (وجود + موجود) ''میں'' (وجود) ہی ہوتا ہے۔

☆ موجود ⊙ تُو + وجود ○ میں = موجود ⊙ (ہونا)

جبکہ

وجود O میں - موجود = ⊙ وجود O (نہ ہونا)

☆ اپنے وجود (میں) میں امرِ رب (روح) موجود (تُو) نہ پانے والا وجود وہ وجود ہے جسے ابلیس نے سجدہ کرنے سے انکار کیا۔ جبکہ اپنے وجود (میں) میں امرِ رب (روح) موجود (تُو) کو پانے والا وجود وہ وجود ہے جسے ابلیس سجدہ کرنے پر مجبور ہے۔

☆ میں سے پہلے نور ہے نور سے پہلے روح ہے روح سے پہلے عقل ہے، عقل سے پہلے علم ہے، علم سے پہلے لوح ہے، لوح سے پہلے قلم ہے۔

☆ ''میں'' سے پہلے ''تو'' ہے ''تو'' سے پہلے ''میں'' ہے ''میں'' سے پہلے ''امر'' ہے امر سے پہلے ارادہ ہے ارادے سے پہلے کُن ہے، کن سے پہلے سبب ہے۔

☆ ''میں سے پہلے روح (امرِ رب) ہے۔ روح سے پہلے عقل (ملکوتیت) ہے۔ عقل سے پہلے حواس (قلب) ہیں، حواس سے پہلے نفس (خواہش) ہے۔ نفس سے پہلے شہوت (شیطنت) ہے۔ شہوت سے پہلے انسان ہے۔

☆ حق الیقین سے پہلے عین الیقین ہے عین الیقین سے پہلے علم الیقین ہے، علم الیقین سے پہلے یقین ہے، یقین سے پہلے ایمان ہے، ایمان سے پہلے علم ہے، علم سے پہلے سوال ہے۔

☆ اللہ، ذات، (موجود) ''تُو'' اسم اور صفت کے انسانی روپ محمدؐ (نور) میں انسان (وجود) مجاز کو مقام محمود (کوثر) پر پہنچانے آیا ہے

☆(احمد)تعریف کرنے والا + (محمد) جس کی تعریف کی جائے

= (محمود)تعریف سے بے نیاز

احمد+محمد=محمود

میں+تُو=میں

میں=احمد

تُو=محمد

لہٰذا

میں+تُو=محمود

اور

میں + تُو = میں

محمود= میں

میں

(انائے مطلق)

نہیں+تو = ہے+ میں
نہیں + تو= تو
نہیں+ ہے= ہے
نہیں+ میں =میں
تو+ ہے= ہے
تو+ میں = میں
نہیں =تو
نہیں = ہے
نہیں = میں
تو = ہے
تو= میں
ہے= میں
میں
(انائے مطلق)

''رَب''

میں وہ ''تُو'' رکھنے والا ہوں جسے ''میں'' رکھنے والے کی تلاش ہے۔ میں وہ تنہا ہوں جسے اپنے جیسے کی تلاش ہے۔ میں وہ کنواں (سبیل) ہوں جسے پیاسے کی تلاش ہے۔ میں وہ جنت (مرضی) ہوں جسے بسنے والے (خریدنے والے) کی تلاش ہے۔ میں وہ حق (دلیل) ہوں جسے ماننے والے کی تلاش ہے۔ میں وہ نظارہ ہوں جسے آنکھ رکھنے والے کی تلاش ہے۔ میں وہ میزان (عدل) ہوں جسے عادل کی تلاش ہے۔ میں وہ علم ہوں جسے طلب کرنے والے کی تلاش ہے۔ میں وہ نور ہوں جسے دل (قلب) رکھنے والے کی تلاش ہے۔ میں وہ نکتہ (راز) ہوں جسے کھولنے والے کی تلاش ہے ۔ میں وہ کتاب ہوں جسے نفس (قلب) پڑھنے والے کی تلاش ہے۔ میں وہ وزن ہوں جسے اُٹھانے والے کی تلاش ہے۔ میں وہ خاموشی ہوں جسے کلام کرنے والے کی تلاش ہے۔ میں وہ راستہ (صراطِ مستقیم) ہوں جسے چلنے والے کی تلاش ہے۔ میں وہ دینے ولا ہاتھ ہوں جسے لینے والے ہاتھ کی تلاش ہے۔ میں وہ نیت ہوں جسے عمل کرنے والے کی تلاش ہے۔ میں وہ شب ہوں جسے جاگنے والے کی تلاش ہے۔ میں وہ فقر ہوں جسے فقیر کی تلاش ہے۔ میں وہ عبادت ہوں جسے عابد کی تلاش ہے۔ میں وہ نعمت ہوں جسے شکر

کرنے والے کی تلاش ہے، میں وہ صلواۃ ہوں جسے قائم ہونے والے کی تلاش ہے، میں وہ غیب ہوں جسے مومن کی تلاش ہے۔ میں وہ یقین ہوں جسے صالح کی تلاش ہے، میں وہ نفسِ مطمئن ہوں جسے حق (عدل) پر قائم ہونے والے کی تلاش ہے، میں وہ امر ہوں جسے تسلیم کرنے والے کی تلاش ہے، میں وہ قیوم ہوں جسے قائم ہونے والے کی تلاش ہے، میں وہ ہدایت ہوں جسے متقی کی تلاش ہے، میں وہ صبر و شکر ہوں جسے تسلیم و رضا رکھنے والے کی تلاش ہے، میں وہ قُل ہوں جسے صدا دینے والے کی تلاش ہے، میں وہ غم ہوں جسے گریہ کرنے والے کی تلاش ہے، میں وہ عقل ہوں جسے صاحبِ دل کی تلاش ہے، میں وہ سجدہ ہوں جسے ادا کرنے والے کی تلاش ہے، میں وہ نوید (خوشی کی خبر) ہوں جسے مغموم رہنے والے کی تلاش ہے، میں وہ ''مقامِ محمودؑ'' ہوں جسے مجھ تک پہنچنے والے کا انتظار ہے۔ میں وہ ''تو'' رکھنے والا ہوں جسے ''میں'' رکھنے والے کی تلاش ہے۔

''دُعائے نوید''

اے اللہ!   اے رب! اے مولا!

عطا کر میرے قلب کو وہ علم جو تیرا نور ہے، اٹھا دے میرے نفس سے پردہ کہ میں پڑھ سکوں وہ (تقویٰ اور فجور) جو تو نے میرے نفس پر الہام کیا ہے۔ عطا کر مجھے وہ حواس جو جگائیں وہ حِس جسے تو جگانا چاہتا ہے نہ کہ وہ حواس جو جگائیں وہ حِس جسے تو نہیں جگانا چاہتا، عطا کر میری آنکھ کو وہ آنکھ جو دکھائے وہ جو تو مجھے دکھانا چاہتا ہے نہ کہ وہ آنکھ جو دکھائے وہ جو تو مجھے نہیں دکھانا چاہتا، عطا کر میرے کان کو وہ کان جو سنیں وہ جو تو مجھے سنانا چاہتا ہے نہ کہ وہ کان جو سنیں وہ جو تو مجھے نہیں سنانا چاہتا، عطا کر میرے پاؤں کو وہ پاؤں جو چلیں اُس راستے پر جس پر تو مجھے چلانا چاہتا ہے نہ کہ وہ پاؤں جو چلیں اُس راستے پر جس پر تو مجھے نہیں چلانا چاہتا۔ عطا کر مجھے وہ نیت جو سلامت بھی ہو اور بخیر بھی، عطا کر مجھے وہ عمل جو تیری نگاہ میں نیک ہے نہ کہ ان کی نگاہ میں جو تیری طرف پشت کئے کھڑے ہیں، عطا کر مجھے وہ رزق جو تو نے میرے لئے رکھا ہے نہ کہ وہ رزق جو دنیا نے میری طرف اچھالا ہے۔ عطا کر مجھے وہ سجدہ جو تو (نور) مجھ سے کرانا چاہتا ہے نہ کہ وہ سجدہ جو دنیا (طاغوت) مجھ سے کرانا چاہتی ہے، عطا کر مجھے توفیق کہ میں عدل پر

قائم رہ سکوں۔ عطا کر مجھے وہ یکسوئی کہ میں تعقل کر سکوں، تفکر کر سکوں، تدبر کر سکوں، عطا کر مجھے وہ بصیرت کہ میں مان لوں تیری دلیل (نص) کو۔ عطا کر مجھے توفیق کہ میں صلواۃ پر قائم ہو جاؤں اے اللہ مجھے اہلِ بیت کے بتائے ہوئے راستے پر چلا اور مجھے پاک کر (مودّت عطا کر) جیسا کہ پاک کرنے کا حق ہے اور مجھ سے رجز (حسد) کو دور رکھ جیسا کہ دور رکھنے کا حق ہے۔ عطا کر مجھے وہ بصارت جو دیکھ سکے وہ نشانیاں جو تو نے دن کے نکلنے اور رات کے چھپنے کے درمیان میرے لئے رکھی ہیں، عطا کر میرے دماغ کو وہ شعور جو صحیح اور غلط میں تمیز کر سکے، عطا کر میری زبان کو وہ زبان جو صحیح کو صحیح اور غلط کو غلط کہہ سکے، عطا کر میرے ہاتھ کو وہ ہاتھ جو مظلوم کی دست گیری کر سکے اور ظالم کی دست شکنی۔ عطا کر میری زبان کو وہ زبان جو تیری نعمت کا شکر ادا کرے نہ کہ وہ زبان جو تیری نعمت کا کفران کرے، عطا کر میرے دل کو وہ نازک دل جو علم کا وزن اٹھا سکے نہ کہ وہ پتھر دل جو جہل کے ہلکے پن سے چیخ جائے، عطا کر مجھے وہ ایمان جو داخل کرے تیری پناہ میں نہ کہ وہ کفر جو دور کرے تیری پناہ سے، واسطہ تجھے ''والعصر'' کا عطا کر مجھے توفیق خسارے سے بچنے کی اور ایمان لانے کی اور عملِ صالح بجالانے کی اور حق پر قائم رہنے کی اور صبر کرنے کی۔ عطا کر مجھے توفیق کہ میں صلواۃ پر قائم رہوں عطا کر مجھے توفیق کہ میں تیری تسبیح کر سکوں سورج نکلنے سے پہلے (فجر) اور سورج غروب ہوتے وقت (مغرب) اور رات کو (عشاء)

اوردن کے دونوں کناروں پر (ظہر اور عصر) عطا کر مجھے تمسک اُس امر سے جو معروف ہے (امر بالمعروف) اور دور دکھ اس کے منکر ہونے سے۔" (و نہی انا لمنکر)

میری توبہ قبول کر میرے مالک تو بڑا غفور الرحیم ہے، عطا کر مجھے توفیق کہ میں راضی ہوں تیرے قضائن (فتوے) پر اور تسلیم کروں تیرے امر کو، بہ وسیلۂ یا علیؑ بہ وسیلۂ محمدؐ و آل محمدؐ

"ربّنا تقبّل منّا انك انت السميع العليم"

''نوائے نوید''

اے اللہ! اے رب! اے مولا!

میں لعنت کرتا ہوں تو بھی لعنت کر اُن پر جو مانگتے ہیں تجھے تجھ سے اور نہیں مانتے اُن کو جنھیں تو نے اپنا مظہر (دلیل) بنایا ہے۔ میں لعنت کرتا ہوں تو بھی لعنت کر اُن پر جو مانگتے ہیں کتاب (کا علم) تجھ سے اور نہیں مانتے اُن کو جن پر تو نے کتاب اتاری ہے۔ میں لعنت کرتا ہوں تو بھی لعنت کر ان پر جو مانگتے ہیں علم تجھ سے اور نہیں مانتے اُن کو جن کو تو نے صاحبانِ علم قرار دیا ہے، میں لعنت کرتا ہوں تو بھی لعنت کر ان پر جو مانگتے ہیں ہدایت تجھ سے اور نہیں مانتے ان کو جن کو تو نے ہدایت بنا کر بھیجا ہے، میں لعنت کرتا ہوں تو بھی لعنت کر ان پر جو مانگتے ہیں صراطِ مستقیم تجھ سے اور نہیں مانتے ان کو جن کو تو نے صراط مستقیم بنا کر بھیجا ہے، میں لعنت کرتا ہوں تو بھی لعنت کر ان پر جو مانگتے ہیں تقویٰ تجھ سے اور نہیں مانتے ان کو جو تیرے متقی بندے ہیں، میں لعنت کرتا ہوں تو بھی لعنت کر ان پر جو مانگتے ہیں تیری رضا تجھ سے اور نہیں مانتے ان کو جن کو تو نے اپنی مرضی کا مالک بنایا ہے، میں لعنت کرتا ہوں تو بھی لعنت کر ان پر جو مانگتے ہیں تیری نعمت تجھ سے اور نہیں مانتے ان کو جن کو تو نے نعمت قرار دیا ہے، میں لعنت کرتا ہوں تو بھی لعنت کر ان پر جو مانگتے

ہیں نور تجھ سے اور نہیں مانتے اُس کو جسے تو نے نور کی صورت میں نازل کیا ہے، میں لعنت کرتا ہوں تو بھی لعنت کر ان پر جو مانگتے ہیں عدل تجھ سے اور نہیں مانتے ان کو جن کو تو نے صاحبانِ عدل قرار دیا ہے، میں لعنت کرتا ہوں تو بھی لعنت کر ان پر جو مانگتے ہیں فلاح تجھ سے اور نہیں مانتے ان کو جن کو تو نے نجات بنا کر بھیجا ہے، میں لعنت کرتا ہوں تو بھی لعنت کر ان پر جو مانگتے ہیں عمل تجھ سے اور نہیں مانتے ان کو جو تیرے صالح بندے ہیں، میں لعنت کرتا ہوں تو بھی لعنت کر ان پر جو مانگتے ہیں نیکی تجھ سے اور نہیں مانتے ان کو جو تیرے نیکوکار بندے ہیں، میں لعنت کرتا ہوں تو بھی لعنت کر ان پر جو مانگتے ہیں عبادت تجھ سے اور نہیں مانتے ان کو جو تیرے عبادت گزار بندے ہیں، میں لعنت کرتا ہوں تو بھی لعنت کر ان پر جو مانگتے ہیں رحمت تجھ سے اور نہیں مانتے اُسے جسے تو نے رحمت بنا کر بھیجا ہے، میں لعنت کرتا ہوں تو بھی لعنت کر ان پر جو مانگتے ہیں عبدیت تجھ سے اور نہیں مانتے ان کو جو تیرے مصطفیٰ بندے ہیں، میں لعنت کرتا ہوں تو بھی لعنت کر ان پر جو مانگتے ہیں پرہیز گاری تجھ سے اور نہیں مانتے ان کو جو تیرے پرہیز گار بندے ہیں، میں لعنت کرتا ہوں تو بھی لعنت کر ان پر جو مانگتے ہیں صلہ تجھ سے اور نہیں مانتے ان کو جن کو تو نے صلے کا مالک بنایا ہے، میں لعنت کرتا ہوں تو بھی لعنت کر ان پر جو مانگتے ہیں بننا تجھ سے اور نہیں مانتے ان کو جو تیرے بنائے ہوئے ہیں، میں لعنت کرتا ہوں تو بھی لعنت کر ان پر جو مانگتے ہیں شفاعت

تجھ سے اور نہیں مانتے ان کو جن کو تو نے شفاعت کا مالک بنایا ہے، میں لعنت کرتا ہوں تو بھی لعنت کر ان پر جو مانتے ہیں تجھ کو مگر نہیں مانتے ان کو جن کو تُو نے ماننے کا حکم دیا ہے۔

آلا لعنته الله علی القوم الظالمین

بر دشمنانِ ابراہیمؑ وآلِ ابراہیمؑ لعنت بے شمار x بے شمار

بر دشمنانِ عمران وآلِ عمران لعنت بے شمار x بے شمار

بر دشمنانِ محمدؐ وآلِ محمدؐ لعنت بے شمار x بے شمار

”صدائے نوید“

اے اللہ!　　اے رب!　اے مولا!

میں صدا دیتا ہوں تیرے قہر کو میں صدا دیتا ہوں تیرے غضب کو نازل کر اپنا قہر اُن پر نازل کر اپنا غضب اُن پر، جنہوں نے فسق کیا تیرے قضائن (فتوے) میں اور فجور کیا تیرے امر میں اور لے آئے تیرے امر کے مقابل اپنا امر اور لے آئے تیری توحید کے مقابل اپنا شرک اور لے آئے تیرے نور حق (عدل) کے مقابل اپنا طاغوت باطل (ظلم)۔ نازل کر اپنا قہر ان پر، نازل کر اپنا غضب ان پر جو لے آئے تیری آیت کے مقابل اپنی آیت اور لے آئے تیری حجّت کے مقابل اپنی حجّت۔ نازل کر اپنا قہر ان پر، نازل کر اپنا غضب ان پر جنہوں نے الجھایا انسان کو اُس میں جس میں انسان کیلئے کچھ فائدہ نہیں اور دور رکھا انسان کو اُس سے جس میں انسان کیلئے فائدہ ہی فائدہ ہے۔ نازل کر اپنا قہر ان پر، نازل کر اپنا غضب ان پر جنہوں نے جہل کو علم اور علم کو جہل قرار دیا۔ نازل کر اپنا قہر ان پر، نازل کر اپنا غضب ان پر جنہوں نے عدل کو ظلم سے بدل ڈالا نازل کر اپنا قہر ان پر نازل کر اپنا غضب ان پر جنہوں نے تیری نعمت کو تبدیل کیا۔ نازل کر اپنا قہر ان پر، نازل کر اپنا غضب ان پر جنہوں نے تیرے حلال کو حرام اور تیرے

حرام کو حلال کیا۔ نازل کر اپنا قہر ان پر، نازل کر اپنا غضب ان پر جنہوں نے غضب کیا حقدار کا حق اور قرار دیا اسے اپنی چرب زبانی سے اپنا حق ۔ نازل کر اپنا قہر ان پر، نازل کر اپنا غضب ان پر جنہوں نے تیری دی ہوئی عزت کو ذلت کہا اور تیری دی ہوئی ذلت کو عزت ۔ نازل کر اپنا قہر ان پر، نازل کر اپنا غضب ان پر جنہوں نے جھٹلایا تیری نشانیوں کو۔ نازل کر اپنا قہر ان پر، نازل کر اپنا غضب ان پر جنہوں نے کفران کیا تیری نعمت کا۔ نازل کر اپنا قہر ان پر، نازل کر اپنا غضب ان پر جنہوں نے زمین پر فساد پھیلایا۔ نازل کر اپنا قہر ان پر، نازل کر اپنا غضب ان پر جنہوں نے فسق و فجور کو رائج کیا۔ نازل کر اپنا قہر ان پر، نازل کر اپنا غضب ان پر جنہوں نے زمین پر خونِ ناحق بہایا۔

یا قاھرو و یاضربت الشدیدُ

”خدائے نوید“

اے اللہ! اے رب! اے مولا!

اے یومِ الست و یوم الدین کے مالک تیرا شکر ہے تیرا شکر ہے۔اے میری تاریکی کو نور سے بدلنے والے تیرا شکر ہے۔اے میرے جہل کو علم سے بدلنے والے تیرا شکر ہے۔اے میری تنہائی کو یکتائی سے بدلنے والے تیرا شکر ہے۔اے مجھ خود نہ پیدا ہو سکنے والے کو پیدا کرنے والے تیرا شکر ہے۔اے میری حاجات کو طلب کرنے سے پہلے پوری کرنے والے تیرا شکر ہے۔اے میری بات بگڑنے سے پہلے بنانے والے تیرا شکر ہے۔اے میری راہ میں مشکل آنے سے پہلے اُسے حل کرنے والے تیرا شکر ہے۔اے میرے شکر سے پہلے نعمت اتارنے والے تیرا شکر ہے۔اے مجھ بے جان خاک کے پتلے کو روح عطا کرنے والے تیرا شکر ہے۔اے میرے لیے زمین بچھانے والے تیرا شکر ہے۔اے میرے لئے عرش قائم کرنے والے تیرا شکر ہے۔اے میرے تنفس سے پہلے ہَوا پیدا کرنے والے تیرا شکر ہے۔اے میری بھوک سے پہلے غذا پیدا کرنے والے تیرا شکر ہے۔اے میری پیاس سے پہلے پانی پیدا کرنے والے تیرا شکر ہے۔اے مجھ وجود کے لئے عالمِ موجود پیدا کرنے والے تیرا شکر

ہے۔اے سبب سے پہلے اسباب مہیا کرنے والے تیرا شکر ہے۔اے میرے شبہہ کو یقین سے بدلنے والے تیرا شکر ہے۔اے میری مَیں کے لئے تُو بن جانے والے تیرا شکر ہے۔اے میرے لئے مجھ جیسا بن جانے والے تیرا شکر ہے۔اے مجھ پر احسان کرنے والے تیرا شکر ہے۔اے مجھ پر بلا وجہہ کرم کرنے والے تیرا شکر ہے۔اے مجھ بے زبان کو نطق عطا کرنے والے تیرا شکر ہے۔اے مجھے لوح و قلم عطا کرنے والے تیرا شکر ہے اے میری موت کا سرا میرے ہاتھ میں دینے والے تیرا شکر ہے۔اے مجھے میری موت کے مالک بنانے والے تیرا شکر ہے۔اے اپنے قہر کے سائے سائے مجھے اپنے رحم کی طرف بلانے والے تیرا شکر ہے۔اے میرے ظاہری اور باطنی گناہوں کو ثواب سے بدلنے والے تیرا شکر ہے۔اے میری ناتوانی کو قوت سے بدلنے والے تیرا شکر ہے۔اے مجھے اپنی صورت پر پیدا کرنے والے تیرا شکر ہے۔اے میری موت (دُنیا) کو زندگی (آخرت) سے بدلنے والے تیرا شکر ہے۔اے میری ''نہیں'' کو ''ہے'' سے بدلنے والے تیرا شکر ہے۔اے میری نیت کو سلامت اور خیر پر رکھنے والے تیرا شکر ہے۔اے مجھ بے خبر کی خبر گیری کرنے والے تیرا شکر ہے۔اے میرے آوارہ نفس کو اپنی جانب ہنکانے والے تیرا شکر ہے۔اے مجھ بے پناہ کو پناہ دینے والے تیرا شکر ہے۔اے میرے لئے صراطِ مستقیم بن جانے والے تیرا شکر ہے۔اے

میرے لئے ہدایت بن جانے والے تیرا شکر ہے۔اے میرے لئے کتاب بن کر اترنے والے تیرا شکر ہے۔اے میرے لئے نعمت بن کر اترنے والے تیرا شکر ہے۔اے میرے لیے بشارت رکھنے والے تیرا شکر ہے۔اے میرے لئے اجرِ عظیم رکھنے والے تیرا شکر ہے۔اے مجھے قیام و رکوع وسجود عطا کرنے والے تیرا شکر ہے۔اے میری توبہ قبول کرنے والے تیرا شکر ہے۔اے مجھ مغموم کیلئے نوید خوشی کی خبر بن جانے والے تیرا شکر ہے۔اے مجھ حقیر کا شکر قبول کرنے والے تیرا شکر ہے۔اے یوم الست و یوم الدین کے مالک تیرا شکر ہے۔تیرا شکر ہے۔ تیرا شکر ہے۔

''التجائے نویدؔ''

اے ربِّ جہاں پنجتن پاکؑ کا صدقہ
اِس قوم کا دامن غمِ شبیرؑ سے بھر دے

بچوں کو عطا کر علی اصغرؑ کا تبسم
بوڑھوں کو حبیب ابنِ مظاہر کی نظر دے

کم سن کو ملے ولولۂ عونؑ و محمدؑ
ہر ایک جواں کو علی اکبرؑ کا جگر دے

ماؤں کو سکھا ثانیِ زہراؑ کا سلیقہ
بہنوں کو سکینہؑ کی دعاؤں کا اثر دے

مولا تجھ زینبؑ کی اسیری کی قسم ہے
بے جرم اسیروں کو رہائی کی خبر دے

جو چادرِ زینبؑ کی عزادار ہیں مولا
محفوظ رہیں ایسی خواتین کے پردے

جو دین کے کام آئے وہ اولاد عطا کر
جو مجلسِ شبیرؑ کی خاطر ہو وہ گھر دے

یا رب تجھے بیماریٔ عابدؑ کی قسم ہے
بیمار کی راتوں کو شفایاب سحر دے

مفلس پہ زر و لعل و جواہر کی ہو بارش
مقروض کا ہر قرض ادا غیب سے کردے

غم کوئی نہ دے ہم کو سوائے غمِ شبیرؑ
شبیرؑ کا غم بانٹ رہا ہے تو اِدھر دے

''یا اللہ یا عزیٰ''

تم غیب (اللہ) کو سجدہ کرنے ماننے کا کوئی بھی جواز ''بُت'' تراش لو تمہارا ہر جواز وجود محمدؐ اور وجود ابراہیمؑ کے انکار سے شروع ہوتا ہے یعنی تمہارا غیب (اللہ) ہے اور بُت (عزیٰ) ہے جبکہ محمدؐ اور ابراہیمؑ نہ غیب (اللہ) ہیں نہ بُت (عزیٰ) بلکہ وہ تو غیب کا وجود ہیں یعنی ابراہیمؑ کو سجدہ نہ کرنے نہ ماننے کے لئے تم نے غیب (اللہ) کو بُت (عزیٰ) کی شکل دے دی اور کہا ہم وجود ابراہیمؑ کو سجدہ نہیں کریں گے نہیں مانیں گے بلکہ بُت عزیٰ کو سجدہ کریں گے مانیں گے یعنی ہم وجود محمدؐ کو سجدہ نہیں کریں گے نہیں مانیں گے بلکہ غیب (اللہ) کو سجدہ کریں گے مانیں گے یعنی تمہارا بُت (عزیٰ) غیب (اللہ) ہے جبکہ غیب (اللہ) بُت (عزیٰ) ہے یعنی تم نے بُت (عزیٰ) کی آڑ میں وجود ابراہیمؑ کو سجدہ کرنے ماننے سے انکار کیا اور غیب (اللہ) کی آڑ میں محمدؐ کو سجدہ کرنے ماننے سے انکار کیا یعنی تم نے وجود ابراہیمؑ کے انکار میں غیب (اللہ) کو بُت (عزیٰ) سے بدل ڈالا اور وجود محمدؐ کے انکار میں بُت (عزیٰ) کو غیب (اللہ) سے جبکہ وجود ابراہیمؑ اور وجود محمدؐ کا اقرار ہی غیب (اللہ) کا اقرار ہے اور وجود ابراہیمؑ اور وجود محمدؐ کا انکار ہی غیب (اللہ) کا انکار ہے یعنی تم نے وجود کا انکار کر کے غیب کو سجدہ کیا اور مانا اِسی سبب سے تو تم گمراہ ہوئے اور دائمی عذاب اور دائمی لعنت کا شکار ہوئے۔

سید سائیں باوا سخی کریم صدا حسین جلالی قلندری بخاری ہاشمی القرشی

اُسی کرم نے مجھے مست کر دیا ہے نویدؔ
کرم جو حال پہ میرے صدا حسین کا ہے

گدائے صدا حسین

مستی میں مست میں ہوں صدائے صدا حسین
شاہوں کا شاہ یعنی گدائے صدا حسین
پھر کون ہے جو میری بلندی سے ہو بلند
جب میری سجدہ گاہ ہے پائے صدا حسین
دھونی ہوں میں چراغ ہوں دَوری ہوں ڈوئی ہوں
ڈنڈا نہیں فقط ہوں عصائے صدا حسین
ہے جو بُنا حسینؑ کی ماں نے بہ رنگِ خاص
اُس تار سے بنی ہے قبائے صدا حسین
دونوں ہی حالِ مستیِ گریہ میں ایک ہیں
ہائے حسینؑ ہو کہ ہو ہائے صدا حسین
تو جان لے حسینؑ ہے بس مرضیِ الٰہ
اور مرضیِ حسینؑ رضائے صدا حسین
کس سے کہوں سوائے قلندر بہ جز نویدؔ
یہ یا حسینؑ کیا ہے برائے صدا حسین

سیدسائیں باواسخی کریم صداؒ حسین جلالی قلندری بخاری ہاشمی القرشی

ڈنڈا دَوری

''دَوری''

مستیِ کن سے ہےسر مست صداؒ کی دَوری
یہ وہ شافی ہے جو رکھتا ہے شفا کی دَوری
کشتہءعشقِ بقا گُھٹتا ہے اِس میں شب و روز
یہی دَوری تو ہے دراصل فنا کی دَوری

''ڈنڈا''

دستِ قہّار میں ہے قہر بلا کا ڈنڈا
یہ وہ ہادی ہے جو رکھتا ہے فنا کا ڈنڈا
دشمنِ آلِ محمد کے لئے قہر ہے یہ
ہم فقیروں کی پنہ گاہ صداؒ کا ڈنڈا

کرم یا فاطمۃ الزہراؑ

خاص زہراؑ کا عطیّہ ہے یہ پروازِ نوید
پر یہ آتی ہے بلندی پر کے جل جانے کے بعد

اللہ رہے نویدؔ کی پرواز الامان
تکتے ہیں جبرئیلؑ بھی جس کی اُڑان کو

کرم یا علیؑ

علیؑ نے میرے کاسے میں فقیری ڈال دی جس دَم
نویدؔ اُس دَم مِرے دِل پر کھلا دستِ خدا کیا ہے